آخری چہار شنبہ

تالیف

خادمِ دینِ اسلام
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلّف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	آخری چہار شنبہ
مؤلّف	:	منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
		مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور
کمپوزر	:	محمد عثمان علی یوسفی، حافظ محمد عظیم اعجاز یوسفی
کمپوزنگ سینٹر	:	ابوبکر کمپیوٹر سینٹر چائنہ سکیم لاہور
پروف ریڈرز	:	صاحبزادہ علامہ حافظ مفتی خلیل احمد یوسفی
		مفتی علامہ محمد آصف یوسفی، رشید احمد جنجوعہ یوسفی
بار اوّل	:	۲۲۰۰ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ، مارچ ۲۰۰۶ء
بارِ دوم	:	۳۰۰۰ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ، مارچ ۲۰۰۷ء
بار سوم	:	۳۰۰۰ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر ۲۰۱۳ء
بار چہارم	:	۳۰۰۰ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ، دسمبر ۲۰۱۴ء
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)
		صاحبزادہ علامہ حافظ مفتی خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com
ای- میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲	جملہ حقوق۔	۱۔
۳	فہرست۔	۲۔
۴	پیشِ لفظ۔	۳۔
۶	آخری چہار شنبہ کیا ہے؟۔	۴۔
۱۰	آخری چہار شنبہ کے متعلق تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔	۵۔
۱۰	حجتہ الوداع۔	۶۔
۱۰	حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۷۔
۱۱	الرفیق الاعلیٰ۔	۸۔
۱۳	اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ۔	۹۔
۱۴	اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔	۱۰۔
۱۵	حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جہاد کے لئے روانہ فرمانا۔	۱۱۔
۱۶	تاریخ طبری میں ہے۔	۱۲۔
۱۶	تاریخ ابنِ خلدون میں ہے۔ الکامل فی التاریخ میں ہے۔	۱۳۔
۱۷	طبقاتِ ابنِ سعد میں ہے۔ کتاب الوفاء میں ہے۔	۱۴۔
۱۷	مدارج النبوت میں ہے۔	۱۵۔
۱۸	البدایہ والنہایہ میں ہے۔تاریخ خمیس میں ہے۔	۱۶۔
۱۹	سیرتِ ابنِ ہشام میں ہے۔	۱۷۔
۱۹	شدتِ عارضہ کے دوران سرِ انور پر پانی انڈیلا۔	۱۸۔
۲۳	ملک الموت علیہ السلام کا اِجازت لینا۔	۱۹۔
۲۵	ظاہری دُنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دن یا آخری پیر۔	۲۰۔
۲۶	صفر میں کچھ نہیں۔	۲۱۔
۲۷	قبر کے پاس کھڑے ہو کر تکبیر و تسبیح پڑھنا۔	۲۲۔

پیشِ لفظ

تمام تعریفیں ربِّ کائنات جَلَّ مجدہُ الکریم کے لئے ہیں، جس نے تمام جہانوں اور جہانوں کے رہنے والوں اور خصوصاً ایمان والوں پر اِحسانِ عظیم فرمایا کہ اپنے عظیم پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کو بے مثل نوری بشر بنا کر مبعوث فرمایا اور ہمیں اُن کا صحیح العقیدہ اُمّتی بنایا۔ اِس اِحسانِ عظیم پر بارگاہِ خداوندی میں دُعا ہے کہ زندگی حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے عشق اور غلامی میں گزر جائے۔ سرورِ کون ومکاں علیہ التحیۃ والثناء کی عقیدت، محبت، عظمت اور اِطاعت ہمارے اِیمان کی بنیاد رہے۔ ہمارے شب وروز اِس عقیدت ومحبت کا مظاہرہ ہوں۔ ہم مسلمانوں کے سینوں میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں رہے' اِس نعمتِ کبریٰ کا جتنا شکر اَدا کیا جائے' اُتنا ہی کم ہے۔ اہلِ اِیمان کی نگاہِ عشق ومستی میں وہی اوّل وہی آخر ہیں (ﷺ)۔ آپ ﷺ سے عشق ومحبت کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کو بہترین نمونۂ زندگی سمجھتے اور یقین رکھتے ہوئے اُس پر کاربند رہا جائے۔

بعض اَوقات اِنسان اِظہارِ محبت میں اَیسا کام کر جاتا ہے جس کا کوئی جواز نہیں ہوتا مثلاً کئی لوگ **صفر المظفر** کے **آخری بُدھ** کو صبح سویرے باغات کی سیر کے لئے نکل جاتے ہیں اور کہتے ہیں چونکہ "**ماہ صفر المظفر** کے **آخری بدھ** کو محبوبِ کائنات ﷺ نے غسلِ صحت فرمایا تھا اور باغ میں چہل قدمی فرمائی تھی' اِس لئے ہم نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی محبت وعقیدت میں اَیسا عمل کرتے ہیں"۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے اِنتہائی محبت وعقیدت کی وجہ سے اَیسے لوگوں نے اپنے خیال میں ماہِ **صفر المظفر** کے **آخری بُدھ** (**یعنی آخری چہار شنبہ**) کو باغات کی سیر کو سُنّت قرار دے لیا ہے جبکہ نہ تو یہ سُنّت ہے اور نہ ہی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اِس دِن صحت یاب ہوئے اور نہ ہی آپ ﷺ سیر کے لئے

باغ میں تشریف لے گئے بلکہ اِس دِن آپ ﷺ کے عارضہ کا آغاز ہوا۔

سیر کرنے والے حضرات اِس روز اپنی بے پردہ بیگمات، بیٹیاں اور بہنیں بھی باغات میں لے جاتے ہیں اور مرد و زن مخلوط اَنداز میں چہل قدمی کرتے نظر آتے ہیں۔ مذکورہ بالا اَفراد اَیسی کوئی سند پیش نہیں کر سکتے کہ سرکارِ کائنات ﷺ نے اپنی عظیم المرتبت ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ہمراہ آخری بدھ کو اَیسی سیر کی ہو۔ اِن حضرات کی اِطلاع کے لئے عرض ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے صفر المظفر کے آخری بدھ کو باغ میں اپنی مقدس، بے مثال اَزواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کے ساتھ سیر نہیں کی۔

عوام النّاس کی بے خبری کے اِس عمل پر بعض لوگوں نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ "یہ دن خوشی منانے کا نہیں۔ اَلبتہ یہود و نصاریٰ اور رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے دشمنوں کے لئے شادمانی کا دِن ہوسکتا ہے۔ اِس لئے مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ اِس رسم کو اپنا کر کہیں حضور کریم رؤف و رحیم ﷺ کی مرضِ وفات کا جشن تو نہیں منا رہے"۔

اَیسے لوگوں پر اَفسوس ہے جو اَیسا کہتے ہیں اور منفی اور غیر اِصلاحی اَنداز اپنا کر اپنی بے سکون روح کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اِرشادِ ربانی اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ (اپنے ربّ کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو) کے تحت تعلیم دی جاتی۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ منتشر ذہنیت والے لوگ یا اَفراد حکمت سے خالی ہوتے ہیں اور اِن خوش عقیدہ، کم علم اور بے خبر لوگوں پر بھی حیرت ہے جو بے شمار فرائض، واجبات اور اَحکامات کو تو فراموش کئے ہوئے ہیں لیکن آخری چہار شنبہ کے اپنے اِختراع کردہ بے اَصل واقعہ کو منانے کا بڑا دھیان رکھتے ہیں اور بہت بڑا فرض سمجھ کر اِس دِن سیر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ صراطِ مستقیم نصیب فرمائے (آمین)۔

خیر اندیش: منیر احمد یوسفی عفی عنہ

آخری چہار شنبہ کیا ہے؟

سوال: آخری چہار شنبہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اُردو میں آخری اُسے کہتے ہیں، جو گنتی میں سب سے آخر میں ہو۔ جیسے مسجد یا گھر میں محفل میلاد النبی ﷺ ہوتی ہے تو سٹیج سیکرٹری اِعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اَب آخر میں فلاں صاحب، رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں ہدیہ نعت شریف پیش کرتے ہیں۔ رہا چہار شنبہ کا معنیٰ تو چہار شنبہ فارسی کا لفظ ہے۔ اِس کا معنی ہے بُدھ۔ تو آخری چہار شنبہ کا معنیٰ ہوا آخری بُدھ۔

سوال: بُدھ تو ہر منگل کے بعد ہمیشہ سے آرہا ہے۔ تو پھر یہ آخری بُدھ کیسے ہوا؟

جواب: اگرچہ بُدھ سات دنوں میں ہر منگل کے بعد آتا ہے لیکن آخری چہار شنبہ یعنی آخری بُدھ سے مراد وہ بُدھ ہے جو حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے ظاہری زمانۂ حیات میں آپ ﷺ کے وصال پاک سے پہلے صفر المظفر کے مہینہ میں آخری تھا۔

سوال: صفر المظفر سے کیا مراد ہے؟

جواب: صفر المظفر اِسلامی مہینوں میں سے ایک مہینے کا نام ہے، جو محرم الحرام کے بعد آتا ہے۔

سوال: اِسلامی سال کا آغاز کس مہینے سے ہوتا ہے؟

جواب: اِسلامی سال کا آغاز محرم الحرام کے مہینے سے ہوتا ہے۔

سوال: اِسلامی مہینوں کے نام ترتیب وار بتا دیں تاکہ یاد تازہ ہوجائے۔

جواب: اِسلامی مہینوں کے نام ترتیب وار اِس طرح ہیں:

(١) محرم الحرام، (٢) صفر المظفر، (٣) ربیع الاوّل (٤) ربیع الآخر، (٥) جمادی الاوّل، (٦) جمادی الآخر، (٧) رجب المرجب، (٨) شعبان المعظم، (٩) رمضان المبارک، (١٠) شوال المکرّم، (١١) ذیقعدہ اور (١٢) ذی الحجہ۔

سوال: سنا ہے ماہ صفر المظفر میں بیماری، نحوست اور بھوت پریت کا نزول ہوتا ہے؟

جواب: یہ غلط ہے۔ کسی حدیث شریف میں ایسا ذکر نہیں آتا۔

سوال: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ صفر المظفر کے مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں نازل ہوتی ہیں۔

جواب: شریعتِ اسلامیہ نے اِس بات کی بھی نفی کی ہے۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے صحیح بخاری میں حدیث شریف لکھی ہے کہ صفر کوئی چیز نہیں۔ [1]

سوال: یہ کہا جاتا ہے کہ آخری بدھ کو رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ صحت یاب ہوئے تھے اور غسل صحت فرمایا تھا؟

جواب: یہ غلط ہے بلکہ جس مرضِ اَقدس میں آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تھا، اُس کا آغاز اِس دِن (یعنی آخری بدھ) سے ہوا تھا۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ آخری چہار شنبہ کے دِن باغ کی سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی نہیں! یہ بات غلط ہے۔

سوال: آخری چہار شنبہ کی صبح لوگ نمازِ فجر پڑھیں یا نہ پڑھیں باغوں میں سیر کے لئے چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ باغ کی سیر کرنے گئے تھے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی نہیں! یہ بات درست نہیں۔ آج کل تو لوگوں نے حد کردی ہے۔ من گھڑت باتیں اِختیار کر رکھی ہیں۔ اپنی جوان بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں کو باغات میں لے جاتے ہیں۔ وہاں نامحرم مرد و زن کی چھل قدمی اور بے پردگی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ جو لوگ چہار شنبہ کے دِن اپنی عورتوں کو باغات میں لے کر جاتے ہیں وہ خلافِ شرع فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ بات رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔ یہ غلط طریقہ ہے جو بے علم لوگوں نے

---

[1] بخاری جلد ۲ ص ۸۵۱، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۶۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۱۶، مصنف عبد الرزاق جلد ۱۰ ص ۴۰۴۔

اِختیار کر رکھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سچائی سے آگاہ نہیں ہیں۔

سوال: آخری بدھ کی اَیسی پابندی اور سیر کے اِہتمام کی آخر کیا وجہ ہے؟

جواب: نادان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اِس دِن حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ صحت یاب ہوئے تھے۔آپ ﷺ پر ہم اور ہمارے ماں باپ قربان ہوں۔ خیال اَچھا ہے لیکن واقعہ اَیسا نہیں ہے۔ اِن لوگوں کی سوچ پر حیرت ہے' جو بے شمار فرائض و واجبات اور دیگر اَحکامات کو تو فراموش کئے ہوئے ہیں لیکن آخری چہار شنبہ کے اپنے اِختراع کردہ بے اَصل واقعہ میں بڑے ہوشیار ہیں۔ اِن مسلمانانِ ملّت کی خدمت میں نہایت اَدب و اِحترام سے گزارش ہے کہ اپنے پیارے محبوب نبی الانبیاء ﷺ کی حیاتِ مقدسہ کا اِنتہائی عقیدت و اِحترام اور عشق و محبت سے مطالعہ کریں تا کہ حقائق معلوم ہوں۔

سوال: اِس دِن چھٹی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب: اِسلام میں اِس دِن کام کاج سے کوئی چھٹی نہیں۔

سوال: جو لوگ اِس دِن جلوس نکالتے ہیں کیا اُن کا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: جن لوگوں نے آخری چہار شنبہ کے جلوس کا آغاز کیا ہے وہ اپنی بے سند بات پر بلا وجہ اَڑے ہوئے ہیں۔ ویسے جلسے جلوس نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ جلسے جلوس تو اِظہارِ خوشی یا اِظہارِ ناراضگی یا اِظہارِ غم کے لئے ہوتے ہیں۔ آخری چہار شنبہ کے دِن جلوس نکالنے والوں کے نزدیک اِظہارِ خوشی ہوتا ہے اور اِظہارِ خوشی میں اُن کی نیت رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی صحت یابی ہوتی ہے لیکن اِنہیں معلوم نہیں کہ آخری بدھ آپ ﷺ کی مرضِ وفات کے آغاز کا دِن ہے۔ اَیسے حضرات و خواتین کو یہ تو سمجھایا جا سکتا ہے کہ اُن کا خیال اور اَنداز درست نہیں۔ بہرحال یہ تو سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ مسلمان رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے بیمار ہونے پر خوش ہو کر جلوس نکالتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اَیسا سوچتا ہے یا کہتا ہے تو وہ اِنتہائی بدگمان اور بہتان باز ہے۔

سوال: آخری چہار شنبہ کے جلوس کے لئے بڑے بڑے اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: اگرچہ اشتہارات کا شائع کیا جانا نیت خیر سے ہے مگر خلافِ واقع ہونے کی وجہ سے غلط معلومات کی اِشاعت ہے۔ اِس کو روکنے کے لئے تمام اَچھی اور اَحسن تدابیر اِختیار کرنی چاہییں۔ اَیسے لوگوں کو سمجھانے اور اَیسے لوگوں کے سمجھنے میں ہی بہتری ہے۔

سوال: کیا یہ لوگ جو اِشتہارات چھاپ کر جلوس نکالتے ہیں اہلسنّت و جماعت کے لوگ ہیں؟

جواب: جی ہاں! ہیں تو اہلسنّت و جماعت کے لوگ، لیکن بے علم ہیں، خود پسندی، نمود و نمائش اور ذاتی مشہوری کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اِن کی صحت یابی کے لئے دُعا بھی کرنی چاہیے اور معتبر علماء کرام کے ذریعے اِن کو سمجھانا بھی چاہیے۔ اِنہیں اِس جلوس کو اَنا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ حقیقت کو تسلیم کر کے صحیح راہ اِختیار کرنی چاہیے۔ یہ لوگ اہلسُنّت و جماعت کے عقائد و نظریات کے نہ تو قائد و نمائندے ہیں اور نہ ہی وکیل۔

سوال: کیا مساجد میں خطباء اور علماء کو اِس موضوع پر گفتگو کرنی چاہیے؟

جواب: علماء اور خطباء کو حکمت کے ساتھ اور اَچھے اَنداز میں شرک و بدعت اور کفر کے فتوے لگائے بغیر دعوتِ حق اور اِصلاحِ اَحوال کے لئے تبلیغ کرنی چاہیے۔

سوال: کیا اِس سلسلہ میں وزارتِ مذہبی اُمور، محکمہ اَوقاف یا حکومت کے دیگر اَربابِ حل و عقد، ڈی۔سی۔اوز وغیرہ کو کوئی عملی قدم اُٹھانا چاہیے؟

جواب: جی ہاں! اِس سلسلہ میں اِنتظامیہ کو پہلے اِن لوگوں کے ساتھ اِفہام و تفہیم کے لئے میٹنگز کرنی چاہییں تا کہ کسی قسم کی اِنتظامی بدامنی نہ پھیلے۔ متعلقہ اَفراد جن کا تعلق یقیناً سیاسی اور سماجی حلقوں کے ساتھ ہوگا اور ہوسکتا ہے وہ اِس کو اپنی سیاسی یا سماجی شکست نہ سمجھیں۔ اِس میں اہلسُنّت و جماعت کا اِجتماعی فائدہ ہے۔ جو لوگ اہلسُنّت و جماعت کے مخالف ہیں، وہ ہر وقت مخالفت کا کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی طرف سے مخالفت کا مقصد اِصلاحِ اَحوال نہیں ہوتا بلکہ اُن کا

مقصد اِنتشار، جھگڑا، نفرت اور تفرقہ بازی ہوتا ہے اور یہ بات یقیناً نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ کلمہ طیّبہ پڑھنے والے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانا نہ تو اَحسن بات ہے اور نہ ہی تعلیم اِسلام ہے۔

سوال: آخری چہار شنبہ سے متعلق تفصیل کیا ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ ذہن نشین کرلیں کہ آپ ﷺ اِس دن صحت یاب نہیں ہوئے بلکہ آپ ﷺ کے مرض کا آغاز ہوا ہے۔

آخری چہار شنبہ کے متعلق تفصیل ملاحظہ فرمائیں

۱۔ حجۃ الوداع:

حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ۹ھ کو حج شریف اَدا فرمایا، اِس موقع پر اَحکامِ دین کی تعلیم کے بعد اِس جہانِ فانی سے اپنی رحلت کی جانب اِشارہ فرمایا اور مسلمانوں کو وداع فرمایا اور فرمایا کہ شاید آئندہ سال میں تم میں نہ ہوں۔ اِسی بنا پر اِس حج کو حجۃ الوداع کہا گیا ہے۔ پھر شروع ماہ صفر المظفر میں سرورِ انبیاء ﷺ نے سفرِ آخرت کی تیاری بھی شروع فرمادی تھی۔ شہدائے اُحد جو بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ کے مژدۂ جانفزاء سے فیض یاب تھے۔ آٹھ برس بعد آخری مرتبہ آپ ﷺ نے اُن کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ چنانچہ آپ ﷺ شہدائے اُحد کے گنجِ شہیداں پر تشریف لے گئے، جس کی تفصیل کچھ اِس طرح ہے۔

۲۔ حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّىْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّىْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا وَاِنِّىْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّىْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنِّىْ

اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا وَزَادَ بَعْضُھُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتُھْلِکُوْا کَمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ [۲]'' یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے اُحد (کے مزارات پر جا کر اُن) کی شہادت کے آٹھ سال بعد نمازِ جنازہ پڑھی۔ زندہ اور فوت شدہ لوگوں کو رخصت فرمانے والوں کی طرح۔ پھر آپ (ﷺ) منبر مبارک پر جلوہ اَفروز ہوئے اور فرمایا میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر نگران گواہ ہوں اور (میرے) تمہارے (ملنے کے) وعدہ کی جگہ حوضِ (کوثر) ہے اور میں (قسم کھا کر کہتا ہوں) کہ میں اُسے (یعنی حوضِ کوثر کو) اپنی اِسی جگہ سے دیکھ رہا ہوں۔ [۳] اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔ میں تم پر خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے [۴] لیکن میں اِس بات کا خوف کرتا ہوں کہ تم دنیا (کی محبت) میں رغبت کر جاؤ گے اور بعض نے یہ بات زیادہ بیان کی ہے کہ تم آپس میں جنگ کرو گے اور تم اِسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔''

الرفیق الاعلیٰ:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے،

---

[۲] بخاری جلد۲ ص ۵۷۸ حدیث نمبر ۴۰۴۲، فتح الباری جلد۷ ص ۴۴۲، ہفت روزہ الاعتصام جلد ۴۴ ص ۱۵ شمارہ ۳۳، جلد ۴۵، شمارہ ۳ ص ۱۳، مشکوٰۃ ص ۵۴۷ حدیث نمبر ۵۹۵۸، رحمۃ للعالمین جلد ۱ ص ۲۴۴، عمدۃ القاری جلد ۹ جزء ۱۷ ص ۱۴۱، تیسیر الباری جلد ۵ ص ۳۰۳، تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۱۱۸، مختصر سیرۃ الرسول جلد ۱ ص ۴۵۸۔ شرح السنۃ جلد ۷ ص ۱۵۱، ۱۵۲، مسلم جلد ۲ ص ۲۵۰ حدیث نمبر ۳۰، ۲۲۹۶، نسائی حدیث نمبر ۱۹۵۴، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۴۸، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۰۳۔ [۳] معلوم ہوا حضور اکرم ﷺ آسمانوں سے پیچھے بھی دیکھتے ہیں اور زمین کے نیچے بھی دیکھتے ہیں۔ اہلحدیث کے رسالہ الاعتصام جس کا حوالہ دیا گیا ہے، میں محمد اسلم اِسلامی مضمون نگار اور قاضی منصور پوری صاحب نے رحمۃ للعالمین میں ترجمہ کیا ہے۔ **واللہ میں اپنے حوض کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔**

[۴] حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنی اُمّت پر اِعتماد فرماتے ہیں کہ میری اُمّت شرک نہیں کرے گی۔ مگر پندرھویں صدی کے فتویٰ ساز حضرات بات بات پر مسلمانوں کو 'مشرک' کافر کہہ کر اپنے آپ کو خارجِ اِسلام کر رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

فرماتی ہیں، مجھ پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی نعمتوں میں سے یہ نعمت ہے کہ رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں اور میرے دِن اور میرے گلے اور سینے کے درمیان وصال فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے تھوک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوک (مبارک) کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت جمع فرمایا۔ فرماتی ہیں کہ میرے پاس (میرے بھائی حضرت) عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آئے۔ اُن کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ دیئے بیٹھی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ رہے ہیں۔ میں پہچان گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک (کرنا) چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، کیا میں اِسے (یعنی مسواک کو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لے دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر (مبارک) کے اِشارے سے فرمایا: ہاں! تو میں نے وہ لے لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسواک سخت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ کیا میں اِسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نرم کر دوں؟ تو سر مبارک سے اِشارہ فرمایا: ہاں! چنانچہ میں نے مسواک (منہ میں چبا کر) نرم کر دی تو نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے اپنے (نورانی) دانتوں (مبارک) پر پھیرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برتن تھا جس میں پانی تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں (نورانی) ہاتھوں (مبارک) پر پانی ڈالتے اور اپنے (نورانی) ہاتھ (مبارک) اپنے (نورانی) چہرہ (مبارک) پر پھیرنے لگے اور فرماتے: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ** ۵ ''یعنی کوئی معبود برحق نہیں، سوائے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے، بے شک موت کی بہت سختیاں ہیں، پھر اپنا (نورانی) ہاتھ (مبارک) کھڑا کیا پھر فرمانے لگے کہ اُوپر والے ساتھیوں میں حتیٰ کہ جان مبارک قبض کر لی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (نورانی) ہاتھ (مبارک) جھک گیا''۔

---

۵ بخاری جلد۲ ص ۶۴۰ حدیث نمبر ۴۴۴۹، مشکوٰۃ ص ۵۴۷ حدیث نمبر ۵۹۵۹، درمنثور جلد ۶ ص ۱۰۵، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۱۶۲، دلائل النبوۃ جلد ۷ ص ۲۰۷، مسلم حدیث نمبر ۲۴۴۳، ۸۴، مسند احمد جلد ۶ ص ۴۸، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۰۴۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب آیتِ مبارکہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ نازل ہوئی تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور فرمایا: نُعِیَتۡ اِلَیَّ نَفۡسِیۡ "مجھے دُنیا سے جانے کی خبر دے دی گئی"۔ وہ روئیں، تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَبۡکِیۡ فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھۡلِیۡ لَاحِقٌ بِّیۡ "مت روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی"۔ آپ ہنس پڑیں۔ اِنہیں بعض اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے دیکھا، وہ بولیں: اَے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہم نے تمہیں دیکھا کہ پہلے تم روئیں، پھر ہنس پڑیں۔ آپ نے فرمایا مجھے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا کہ اُنہیں دُنیا سے جانے کی خبر دے دی گئی ہے تو میں رونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مت روؤ، کیونکہ تم میرے گھر والوں سے سب سے پہلے مجھ سے ملوگی، تو میں ہنس پڑی اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ اور یمن والے آئے اور وہ دِلوں کے نرم ہیں۔ اِیمان تو یمن والوں کا ہے اور حکمت یمن والی۔ [٦]

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنی تندرستی میں فرماتے تھے: اَنَّہٗ لَنۡ یُّقۡبَضَ نَبِیٌّ حَتّٰی یُرٰی مَقۡعَدَہٗ مِنَ الۡجَنَّۃِ ثُمَّ تُخَیَّرُ "(اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وفات نہیں دیتا حتیٰ کہ اُنہیں اُن کا جنتی مقام دکھا دیا جائے۔ پھر اُنہیں اِختیار دے دیا جائے"۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب آپ ﷺ پر نزع کا عالم طاری ہوا اور آپ ﷺ کا سرِ انور میری ران پر تھا تو آپ ﷺ پر غشی آ گئی، پھر اِفاقہ ہوا، پھر آپ

---

٦ مشکوٰۃ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۵۹۶۹، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۱۹، دارمی جلد ۱ ص ۳۷، کنزالعمال حدیث نمبر ۳۴۲۳۵۔

ﷺ نے اپنی نظر چھت کی طرف اُٹھائی، پھر فرمایا: اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی ''یا اللہ (جل جلالک) میں نے اُوپر والے ساتھی قبول کئے''۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا اب رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ ہمیں اِختیار نہیں فرمائیں گے۔ فرماتی ہیں، میں پہچان گئی کہ یہ وہی حدیث ہے جس کی رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ ہمیں اپنی تندرستی میں خبر دیتے تھے۔ اِس فرمان کے متعلق کہ ''کوئی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات نہیں دیئے جاتے حتیٰ کہ انہیں اُن کا جنتی مقام دکھا دیا جاتا ہے، پھر اختیار دیا جاتا ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، آخری بات جو رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے کی وہ یہی تھی کہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی [ے] ''یا اللہ (جل جلالک) میں نے اُوپر والے ساتھی قبول کئے''۔

۳۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رَجَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنْ جَنَازَۃٍ مِّنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَأْسَاہُ قَالَ بَلْ اَنَا یَا عَائِشَۃُ وَارَأْسَاہُ قَالَ وَمَا ضَرَّکِ لَوْ مُتِّ قَبْلِیْ فَغَسَّلْتُکِ وَکَفَّنْتُکِ وَصَلَّیْتُ عَلَیْکِ وَدَفَنْتُکِ قُلْتُ لَکَاَنِّیْ بِکَ وَاللّٰہِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَرَجَعْتَ اِلٰی بَیْتِیْ فَعَرَّسْتَ فِیْہِ بِبَعْضِ نِسَآئِکَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ بُدِیَٔ فِیْ وَجْعِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ۔ [۸] ''ایک دِن رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ سے بقیع سے واپس ہوئے تو مجھے پایا کہ میں سر درد

ے بخاری جلد۲ ص ۶۳۸ حدیث نمبر ۶۵۰۹، مسلم حدیث نمبر ۲۴۴۴/۸۷، مسند احمد جلد۶ ص ۸۹، قرطبی جلد۳ جزء۵ حدیث نمبر ۲/۱۷، شرح السنۃ جلد۷ ص ۱۵۶، البدایۃ والنہایۃ جلد۵ ص ۲۴۰، دلائل النبوۃ جلد۷ ص ۲۰۸، مشکوٰۃ ص ۵۴۸ حدیث نمبر ۵۶۹۴، مرقاۃ جلد۱۱ ص ۱۱۰، شرح السنۃ جلد۷ ص ۱۵۶۔

۸ ابن ماجہ ص ۱۰۷ مختصراً، دارمی جلد۱ ص ۳۸، مشکوٰۃ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۵۹۷۱، مرقاۃ جلد۱۱ ص ۱۲۲، کتاب الوفا جلد۱ ص ۷۷۰۔۶۹، مدارج النبوۃ جلد۲ ص ۴۱۵، مختصر سیرۃ الرسول ص ۴۵۹، مترجم جلد۲ ص ۲۵۷، المواھب اللدنیا جلد۴ ص ۵۲۴، انوارِ محمدیہ مترجم ص ۶۹۰ مختصراً، دلائل النبوۃ للبیھقی جلد۷ ص ۱۶۹، جلد۲ ص ۴۱۸، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۳ ص ۳۹۶، دار قطنی جلد۲ ص ۷۴، سیرتِ حلبیہ جلد۳ ص ۳۴۴۳، طبری جلد۲ ص ۱۹۱، نصب الرایہ جلد۲ ص ۲۵۱، تلخیص الحبیر جلد۲ ص ۱۰۷۔

محسوس کرتی تھی اور کہتی تھی ہائے رے سر۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا، بلکہ میں کہتا ہوں ہائے رے سر i فرمایا تمہیں مضر نہیں اگر مجھ سے پہلے فوت ہوگئیں تو میں تمہیں غسل دوں گا۔ ii آپ ﷺ نے فرمایا: کفن پہناؤں گا اور تم پر نماز پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔ iii فرماتی ہیں، میں بولی' میں آپ ﷺ کو محسوس کرتی ہوں' اللہ (عزوجل) کی قسم اگر آپ ﷺ یہ کرتے تو آپ (ﷺ) میرے گھر واپس آئیں گے اِس میں بعض بیویوں کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ تب کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرائے۔ پھر آپ ﷺ کا وہ مرض شروع ہوگیا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔"

۴۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جہاد کے لئے روانہ کرنا:

مہرہ فنِ سیر و تواریخ آورندہ اند کہ روز دوشنبہ بست و ششم صفر در سال یازدہم از ہجرت حضرت رسالت مآب ﷺ امر فرمود کہ یاراں بتہیہ اسباب مقابلہ و مقاتلہ پردازند روز دیگر آنحضرت ﷺ اُسامہ بن زید (رضی اللہ عنہ) را طلبید و فرمود کہ ترا امیر این لشکر میسازم ..... بعد از دو روز چہار شنبہ ماہ صفر آنحضرت ﷺ را تپ گرفت و دردِ سر عظیم روی نمود و در روز پنجشنبہ سلخ ہمیں باوجود احراف مزاج لوائی بدست مبارک جست اُسامہ بن زید ترتیب نمودی باوی گفت بسم اللہ فی سبیل اللہ **فَقَاتِلْ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ** 9

ترجمہ: ماہرین فن سیرت و تاریخ نے بیان کیا ہے: "ماہِ صفر ۱۱ھ کی

---

i یعنی تمہارے سر میں دَرد نہیں ہے بلکہ میرے سرِ (انور) میں دَرد ہے جس کا اَثر تم پر پڑ رہا ہے۔ ii یہ سرکارِ کائنات ﷺ کے خصائص میں سے ہے ورنہ شوہر اپنی بیوی کو وصال کے بعد غسل نہیں دے سکتا۔ iii یہ بات آپ ﷺ نے مزاح کے طور پر فرمائی تو سیّدہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی محبوبِ کائنات ﷺ سے محبت بھرا مزاح کیا۔ 9 مدارج النبوۃ رکن چہارم باب نمبر ۱۳ فصل نمبر ۲ ص ۳۳۵ (فارسی) مختصر سیرۃ الرسول جلد ۱ ص ۴۵۸' تاریخ طبری جلد ۱ ص ۵۱۲ عربی' مترجم جلد ۲ ص ۱۸۸ السیرۃ النبوۃ مترجم المسمی عیون الاثر فی فنون المغازی و الشمائل والسیر جلد ۲ ص ۳۵۲' طبقاتِ ابنِ سعد مترجم جلد ۱ ص ۳۷۴، اخبار النبی ﷺ بخاری جلد ۲ ص ۶۲۱، مختصراً فقط ذکر روانگی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

(۲۶) چھبیسویں تاریخ دوشنبہ (پیر) کے روز حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حکم فرمایا کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) رومی لشکر کے مقابلہ و مقاتلہ کی تیاری کریں دوسرے روز حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور فرمایا: تجھے میں اِس لشکر کا امیر بناتا ہوں مگر اِسی مہینہ کے اِسی ہفتہ کو روزِ چہار شنبہ (آخری چہار شنبہ یعنی صفر المظفر آخری بُدھ آپ ﷺ) کو بخار ہو گیا اور سخت سر درد ظاہر ہوا۔ اِسی مہینے کے روز پنجشنبہ (یعنی جمعرات) کو طبیعت کی خرابی کے باوجود اپنے دستِ مبارک سے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے جھنڈا تیار کیا اور فرمایا: اللہ (جَلَّ جلالہ) کے نام سے اللہ (جَلَّ شانہ) کی راہ میں جہاد کرو اور اُس سے جنگ کرو، جو اللہ جَلَّ شانہ کی راہ میں کفر کرے"۔

۵۔تاریخ طبری میں ہے:

بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجْعَهُ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ صَفَرٍ [۱۰]
"جب رسول اللہ ﷺ کے مرض کا آغاز ہوا اُس وقت صفر (المظفر) کی دو راتیں باقی رہتیں تھیں"۔

۶۔تاریخ ابنِ خلدون میں ہے:

بَدَأَهُ الْوَجْعِ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا وَتَمَادٰى بِهِ وَجْعُهُ وَهُوَ يَدُوْرُ عَلٰى حَتّٰى نِسَآئِهِ [۱۱] "صفر المظفر ۱۱ھ (بمطابق ۶۳۲ء) کی دو راتیں باقی تھیں۔آپ (ﷺ) اُسی درد کی حالت میں ازواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کے گھروں میں باری باری تشریف لے جاتے رہے"۔

۷۔الکامل فی التاریخ میں ہے:

اِبْتَدَاءَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَضُهُ اَوَاخِرَ صَفَرٍ فِيْ بَيْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ [۱۲] "رسول اللہ ﷺ کے اُس مرض کا آغاز (جس میں

---

[۱۰] تاریخ طبری جلد ۲ ص ۸۸۔ [۱۱] تاریخ ابنِ خلدون جلد ۲ ص ۶۱، عربی (مترجم جلد ۲ ص ۲۰۵)۔
[۱۲] الکامل فی التاریخ لابنِ اثیر جلد ۲ ص ۳۱۷۔

آپ ﷺ کا وصال ہوا) صفر المظفر کے آخر میں (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) زینب بنت جحش (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر سے ہوا"۔

۸۔ طبقاتِ ابنِ سعد میں ہے:

عُمَرُ بْنُ عَلِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَوَّلُ مَا بَدَاءَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَكْوَهٗ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ فَكَانَ شَكْوُهٗ اِلٰى اَنْ قُبِضَ ﷺ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا ۱۳ "حضرت عمر بن علی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس روز رسول اللہ ﷺ کا عارضہ شروع ہوا، وہ (صفر المظفر کے مہینے کے آخری ہفتہ کا) آخری بدھ (یعنی آخری چہار شنبہ) تھا۔ اور یہ عارضہ ۱۳ دن، آپ ﷺ کے وصال تک جاری رہا"۔

۹۔ کتاب الوفاء میں ہے:

اِبْتَدَاءَ بِهٖ صُدَاعٌ فِيْ اَوَاخِرِ صَفَرٍ سَنَةَ اِحْدٰى عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ قَالَ الْوَاقِدِيُّ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْهُ وَقَالَ غَيْرُهٗ لَيْلَةٌ وَقِيْلَ بَلْ مُفْتَتَحُ رَبِيْعِ (الْاَوَّلِ) ۱۴ "نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ہجرت کے گیارہویں سال، ماہِ صفر (المظفر) کے آخری ایّام میں دردِ سر کا عارضہ لاحق ہوا۔ کہتے ہیں کہ (صفر المظفر کی) دو راتیں باقی تھیں اور بعض کہتے ہیں صرف ایک رات باقی تھی اور بعض نے کہا ربیع الاوّل شریف کے مہینے کا آغاز تھا"۔

۱۰۔ مدارج النبّوت میں ہے:

مدارج النبّوت میں شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اِبتداء مرض آنحضرت ﷺ در آواخر صفر بود و دوشبی که باقی مانده بود ازوی و دَر روایتی روزِ چهار شنبه بود و در روایتی مفتتح ربیع الاوّل ۱۵

---

۱۳ طبقاتِ کبریٰ ابنِ سعد جلد ۲ ص ۲۰۶ عربی۔ ۱۴ کتاب الوفاء جلد ۱ جز ۲ ص ۷۶۹۔ ۱۵ مدارج النبوت جلد ۲ ص ۴۱۷ (فارسی) مترجم جلد ۲ ص ۷۰۷۔

''حضور ﷺ کی علالت کی اِبتداء اَواخر صفر (المظفر) میں ہوئی۔ ماہِ صفر المظفر کی دو راتیں باقی تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ بُدھ (یعنی چہار شنبہ) کا دن تھا اور ایک روایت میں شروع ماہ ربیع الاوّل آیا ہے''۔

۱۱۔ البدایۃ والنہایۃ میں ہے:

''حضرت محمد بن اِسحاق علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ میں حجۃ الوداع سے واپس آئے اور بقیہ مہینہ اور محرم الحرام اور صفر المظفر مدینہ منوّرہ میں رہے اور (حضرت) اُسامہ بن زید (رضی اللہ عنہ) کو بھیجا اور اَبھی لوگ اِسی کیفیت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا آغاز ہوا، جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے رحم وکرم کے اِرادے سے صفر المظفر کی بقیہ راتوں یا ماہ ربیع الاوّل کے آغاز میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ اِس کے مطابق رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بیماری کا آغاز اِس طرح ہوا کہ (منگل کی) نصف شب کو آپ ﷺ بقیع الغرقد کی طرف چلے گئے اور وہاں مدفون لوگوں کے لئے بخشش طلب کی، پھر اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے آئے۔ جب صبح ہوئی تو اُس روز (یعنی بُدھ کے دن) آپ ﷺ کو دَردِ سر کی ابتداء ہوئی''۔ [۱۶]

۱۲۔ تاریخ خمیس میں ہے:

اِبْتِدَاءُ بِهِ صُدَاعٌ فِیْ اَوَاخِرِ صَفَرٍ لِلَیْلَتَیْنِ بَقِیَتَا مِنْهُ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ وَقِیْلَ لَیْلَةٌ وَقِیْلَ بَلْ فِیْ مَفْتَتَحِ الرَّبِیْعِ الْاَوَّلِ [۱۷]

''رسول اللہ ﷺ کے مرض کی اِبتداء اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے ہوئی جب کہ صفر المظفر کے آخری دو دن باقی تھے اور (آخری) چہار شنبہ (یعنی بُدھ) کا دِن تھا۔ بعض کہتے ہیں ایک دِن باقی تھا اور بعض کہتے ہیں ربیع الاوّل شریف کا مہینہ شروع تھا''۔

---

[۱۶] البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۲۳ عربی، تاریخ ابن کثیر مترجم جلد ۵ ص ۳۹۱۔ [۱۷] تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفس از محمد بن الحسن الدیار بکری جلد ۲ ص ۱۱۶، مدارج النبوت جلد ۲ ص ۴۱۵، جوامع السیرۃ ابن حزم ص ۲۶۳۔

۱۳۔ سیرتِ ابنِ ہشام میں ہے:

ابَتَدِیءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِشَكْوَهُ الَّذِی قَبَضَهُ اللهُ فِيْهِ ،اِلٰی مَا اَرَادَ بِهٖ مِنْ كَرَامَتِهٖ وَ رَحْمَتِهٖ، فِي لِيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ صَفَرٍ، اَوْ فِيْ اَوَّلِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَا اُبْتُدِیَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ، فِيْمَا ذُكِرَ لِي، اَنَّهُ خَرَجَ اِلٰی بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ ،ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اُبْتَدِیءَ بِوَجْعِهٖ مِنْ يَّوْمِهٖ ذٰلِكَ [۱۸] "آخر صفر (المظفر) یا شروع ربیع الاوّل میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جوارِ رحمتِ پروردگار کی طرف رحلت فرمائی اس علالت کا بیان مجھ کو اس طرح پہنچا کہ ایک رات (یعنی منگل کی رات) رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ بقیع غرقد کے قبرستان میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے اہلِ قبور کے لئے دُعائے مغفرت فرما کر پھر اپنے دولت خانہ پر تشریف لائے اور اِس رات کی صبح (یعنی بدھ) کو آپ ﷺ کو دردِ سر شروع ہوا"۔

محولہ بالا تفصیل سے یہ بات اظہر من الشّمس ہوئی کہ

(۱)۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے عارضہ کا آغاز صفر المظفر کے مہینہ میں ہوا۔

(۲)۔ صفر المظفر کے مہینہ کے آخری تاریخوں میں ہوا جب کہ دو یا ایک دن اِس ماہ کے باقی تھے۔

(۳)۔ آپ ﷺ کا عارضہ صفر المظفر کے آخری بدھ (یعنی آخری چہار شنبہ) کو شروع ہوا۔

۱۴۔ شدتِ عارضہ کے دوران سر پر پانی انڈیلا:

(دورانِ عارضہ ایک واقعہ احادیثِ مبارکہ میں بیان ہے مگر اِس کا تعلق غسلِ صحت یا آخری چہار شنبہ سے نہیں ہے۔)

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اِسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ

---

[۱۸] سیرتِ ابنِ ہشام جلد ۱ جز ۴ ص ۲۵۷ (عربی) مترجم جلد ۲ ص ۴۱۸۔

اَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِی الْاَرْضِ بَیْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَبَیْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَیْدُاللهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَاللهِ بِالَّذِیْ قَالَتْ عَائِشَةُ ‘فَقَالَ لِیْ عَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِیْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ’ فَکَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ بَیْتِیْ ’ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَ: ”هَرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُهُنَّ لَعَلِّیْ اَعْهَدُ اِلَی النَّاسِ“ فَاَجْلَسْنَاهُ فِیْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْهِ مِنْ تِلْکَ الْقِرَبِ حَتّٰی طَفِقَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا بِیَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ’ قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ فَصَلّٰی لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ اِلٰی آخَرَ) ۱۹

”یہ کہ جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ (اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مبارک میں بیمار ہوئے) اور آپ (ﷺ) کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ ﷺ نے اپنی دوسری ازواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) سے اجازت لی کہ بیماری میں میرے حجرۂ مبارک میں رہیں۔ اُنہوں نے اجازت دی، آپ ﷺ دو آدمیوں ایک (حضرت) عباس (رضی اللہ عنہ) اور ایک اور شخص پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف لائے۔ اِس طرح نکلے کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے۔ حضرت عبیداللہ (بن عبداللہ بن عتبہ) نے کہا میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی یہ حدیث شریف (حضرت) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بیان کی۔ اُنہوں نے فرمایا تو جانتا ہے

۱۹ بخاری جلد۲ ص ۶۳۹، تیسیر الباری جلد۵ ص ۵۷۷، فتح الباری جلد۸ ص ۱۷۸، عمدۃ القاری جلد۹ جز ۱۸ ص ۶۷، تفہیم البخاری جلد۶ ص ۵۶۹۔۵۶۸، انوارِ محمدیہ مترجم ص ۶۹۱، شرح السنۃ جلد۷ ص ۱۵۳، دلائل النبوۃ للبیہقی جلد۷ ص ۱۷۴، البدایہ والنہایہ جلد۳ جز ۵ ص ۲۲۵، تفہیم البخاری جلد۱ ص ۴۶۱، ۱۰۴۱)۔

وہ دوسرے صاحب کون تھے؟ جن کا نام (حضرت) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے نہیں لیا[۲۰] میں نے کہا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) تھے۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیان فرماتی ہیں جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ میرے حجرۂ (مبارک) میں تشریف لائے اور آپ ﷺ کی تکلیف سخت ہوگئی تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ "سات مشکیں پانی لاؤ جن کے منہ کھولے گئے ہوں۔ اُن مشکوں کا پانی میرے اُوپر اُنڈیلو، شاید میں لوگوں کو نصیحت کرسکوں۔ (اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں ہم نے آپ (ﷺ) کو (اُم المؤمنین حضرت سیّدہ) حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ٹب میں بٹھایا اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر پانی ڈالنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے (نورانی) ہاتھ (مبارک) کے اِشارے سے فرمایا' بس کرو۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف تشریف لائے اور اُن کو نماز پڑھائی اور خطاب فرمایا"۔

یہ وصالِ مبارک سے پانچ دن پہلے اور عشاء کی نماز سے قبل کا واقعہ ہے، جب کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ تیرہ یا چودہ دن علیل رہے ہیں۔ اِس روایت میں پانی کی مشکوں کا (نورانی) سر (مبارک) پر اُنڈیلنے کا ذکر ہے' لیکن اِس کو بھی غسلِ صحت نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اِس واقعہ کے ساتھ باغ کی سیر کا ذکر ہے۔ اِس لئے ہمیں خلافِ واقع عمل سے گریز کرنا چاہیے۔

لوگوں کے حسنِ ظن پر ایک باشعور اور ذی فہم مسلمان فتویٰ نہیں لگا سکتا کہ لوگ بایں نیّت سیر کرتے ہیں کہ سرکارِ کائنات ﷺ نے غسلِ صحت فرما کر باغ کی سیر فرمائی تھی۔ لیکن حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی محبت کی روشنی میں

---

[۲۰] اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوسرے شخص کا نام اِس لئے نہ بتلایا کہ کبھی عقیل بن عباس (رضی اللہ عنہ) ہوتے کبھی حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جیسا کہ دوسری روایات میں ہے اور کبھی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہوتے تھے اِس لئے عدم یقین کی بناء پر اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خصوصی طور پر نام ذکر نہ کیا تھا۔

اَیسے لوگوں سے کہا جاسکتا ہے کہ اِس دن خلافِ واقع سیر کی بجائے تلاوتِ قرآن مجید کی جائے' درود شریف پڑھا جائے' غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کی جائے اور بے پردگی اور عریانی سے بچا جائے۔

آیئے اب ذیل میں کچھ اور بزرگوں کی تحریروں کا مطالعہ کرتے ہیں:

حضرت علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''ماہِ صفر ۱۱ھ کے آخیر عشرہ میں حضور کریم رؤف ورحیم ﷺ بیمار ہو گئے ..... پھر فرمایا: ماہِ صفر (المظفر) کی ایک دو راتیں باقی تھیں کہ مرض کا آغاز ہوا''۔ [۲۱]

اَحکام شریعت ص ۱۸۳ پر مسئلہ نمبر ۹۳ لکھا ہے کہ: ''آخری چہار شنبہ کی کوئی اَصل نہیں، اِس دِن حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی صحت یابی کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ مرضِ اقدس جس میں وفات ہوئی اِس کی اِبتداء اِسی دن سے بتلائی جاتی ہے''۔

زندگی کے تمام فقہی مسائل کی عظیم کتاب **بہار شریعت** کے مصنّف اور اِمام اہل سُنّت مجدّدِ دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے شاگردِ رشید اور خلیفہ مولانا مفتی اعظم محمد امجد علی صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''ماہِ صفر (المظفر) کا **آخری چہار شنبہ** ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر وتفریح اور شکار کو جاتے ہیں۔ پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِس روز غسلِ صحت فرمایا اور بیرونِ مدینہ (منورہ) سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اَصل ہیں بلکہ اِن دِنوں میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا مرض شدت کے ساتھ تھا۔ لوگوں کی جو بنائی ہوئی باتیں ہیں، سب خلافِ واقع ہیں''۔ [۲۲]

---

[۲۱] سیرتِ رسولِ عربی ﷺ پانچواں باب ص ۲۶۷ چھاپہ تاج کمپنی۔ [۲۲] بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۴۲ چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز۔

ملک الموت علیہ السلام کا اِجازت لینا:

حضرت جعفر بن محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے' وہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک قریشی آدمی اُن کے والد حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا' بولا کیا میں تمہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہمیں حضور ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف سناؤ۔ اُس نے کہا: ''جب رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل اَمین علیہ السلام حاضر ہوئے، عرض کیا: یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ عزوجل نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے، خصوصیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اَفزائی فرمانے اور اِحترام فرمانے کے لئے' اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بارے میں پوچھتا ہے، جو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: **اَجِدُنِی یَاجِبْرَئِیْلُ مَغْمُوْمًا وَ اَجِدُنِی یَاجِبْرَئِیْلُ مَکْرُوْبًا** ''اے جبرائیل علیہ السلام میں اپنے آپ کو غمگین پاتا ہوں اور اے جبرائیل علیہ السلام میں اپنے آپ کو ملول پاتا ہوں''۔

پھر رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں دوسرے دن حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی عرض کیا' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی جواب اِرشادِ فرمایا: جو پہلے دن فرمایا تھا، پھر آپ کے پاس تیسرے دن آئے، تو وہی عرض کیا جو پہلے دن عرض کیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں وہی جواب اِرشاد فرمایا جو پہلے فرمایا تھا۔ اُن کے ساتھ ایک فرشتہ آیا جسے **اسماعیل** کہا جاتا ہے وہ ایک لاکھ ایسے فرشتوں کا سردار ہے جو ہر ایک' ایک لاکھ فرشتوں پر سردار ہے۔ اُس نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِجازت مانگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق پوچھا، پھر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا: **ھٰذَا مَلَکُ الْمَوْتِ یَسْتَأْذِنُ عَلَیْکَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰی آدَمِیٍّ قَبْلَکَ وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَلٰی اٰدَمِیٍّ بَعْدَکَ** ''یہ موت کا فرشتہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِجازت مانگ رہا ہے۔ اُس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کسی آدمی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد کسی آدمی سے اجازت مانگے گا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِئْذَنْ لَهُ فَاذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ''اِسے اجازت دے دو۔ اُنہوں نے اُسے اِجازت دے دی''۔ اُس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے تو اگر آپ ﷺ مجھے اِجازت فرمائیں تو میں آپ ﷺ کی جان قبض کرلوں اور اگر آپ ﷺ مجھے چھوڑنے کا حکم فرمائیں تو میں اُسے چھوڑ دوں تو فرمایا: وَتَفْعَلُ يَامَلَكَ الْمَوْتِ ؟ ''اور اے ملک الموت کیا تم یہ کام کروگے''؟ عرض کیا: نَعَمْ بِذَالِكَ اُمِرْتُ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ ''ہاں! (جی حضور صلی اللہ علیک وسلم) مجھے اِسی کا حکم ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ ﷺ کی اِطاعت کروں''۔ فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کی طرف دیکھا تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ ''اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) آپ ﷺ کی ملاقات کا مشتاق ہے''۔ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا: اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ ''جس کا تمہیں حکم کیا گیا ہے وہ کرگزرو''۔ چنانچہ اُنہوں نے روح قبض کرلی۔ جب رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے وفات پائی اور تعزیت کا وقت آیا۔ [۲۳] تو لوگوں نے گھر کے ایک کنارہ سے آواز سنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّ خَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ وَ دَرَكًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَ اِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [۲۴] ''اے گھر والو! تم پر سلام اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی راہ میں ہر مصیبت میں صبر کرنا ہے اور ہر فوت شدہ کا خلیفہ

---

[۲۳] تعزیت کے معنیٰ ہیں پسماندگان کو تسلی دینا۔ تعزیت دفن سے پہلے بھی ہوتی ہے اور دفن کے بعد بھی۔ یہ تعزیت دفن سے پہلے تھی۔ [۲۴] دلائل النبوۃ جلد ۷ ص ۲۱۰، مشکوٰۃ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۵۹۷۲، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۲۲، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۳۵۔

ہے اور ہر گزر جانے والے کا عوض ہے، تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) ہی سے ڈرو اور اُس سے اُمید رکھو۔ پورا مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم کر دیا گیا۔ (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا) "یہ (حضرت) خضر علیہ السلام ہیں" یہ آخری جملہ جس میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا اِرشاد بیان ہے، یہ صاحبِ مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے۔ مجمع الزوائد اور دلائل النبوۃ میں اِس حدیث شریف کے ساتھ نہیں ہے۔

ظاہری دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دن یا آخری پیر:

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، **فَکَشَفَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم سِتْرَ الْحُجْرَۃِ یَنْظُرُ اِلَیْنَا وَھُوَ قَائِمٌ کَاَنَّ وَجْھَہٗ وَرَقَۃُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ فَھَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْیَۃِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَکَصَ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْہِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَارِجٌ اِلَی الصَّلَاۃِ فَاَشَارَ اِلَیْنَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَکُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ یَّوْمِہٖ** [۲۵] "نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں وفات فرمائی، اُس بیماری کے دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کی اِمامت کرتے رہے۔ جب پیر کا دن ہوا تو لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ مبارک (حسن و جمال اور صفائی میں) گویا مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر ہنسنے لگے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے ہم کو اِتنی خوشی ہوئی کہ خوشی کے مارے نماز توڑنے ہی کو تھے اور حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹے، اِس لئے کہ صف میں مل جائیں وہ سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے باہر تشریف لائیں گے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اِشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرلو اور پردہ ڈال لیا پھر اُسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے۔

---

[۲۵] بخاری جلد ۱ ص ۹۳، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۶۳۔

صفر میں کچھ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَّةَ ۲۶

عدوی، صفر اور ہامہ کوئی شئے نہیں یعنی چھوت لگنا، صفر کا ایک دوسرے کو لگنا اور اُلّو کا منحوس ہونا، یہ سب باتیں کچھ نہیں (محض خیالات ہیں)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی دوسری روایت میں ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:-

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ ۲۷

عدوی، طیرہ، ہامہ اور صفر کوئی شیءنہیں۔ عدوی کا معنی ہے ایک دوسرے کو بیماری لگ جانا۔ طیرہ کا معنی ہے بدفالی اور ہامہ کا معنی ہے نحوست اور محرم کو صفر بنالینا یہ تمام کوئی شئے نہیں۔

---

۲۶ بخاری جلد۲ص ۸۵۰، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۵، مسلم جلد۲ص ۲۳۰، مسند احمد جلد۲ص ۲۶۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ص ۲۱۶، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۵۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۷ص ۱۷۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۶۰۲۔ ۲۷ بخاری جلد۲ص ۸۵۷ حدیث نمبر ۵۷۰۷، مسند احمد جلد۲ص ۴۳۴، ۲۲۲، ۲۴، ابن ماجہ ص ۳۹،۸۶، ۳۵، ۴۰، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۰۲، نصب الرایۃ جلد۳ص ۲۵۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۷۷، مرقاۃ جلد ۸ص ۳۹۳، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۴۔

قبر کے پاس کھڑے ہو کر تکبیر و تسبیح پڑھنا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ہم رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کی طرف گئے۔ جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر نمازِ جنازہ پڑھ لی اور وہ اپنی قبر میں رکھے گئے اور قبر بنا دی گئی تو: سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَبَّحْنَا طَوِیْلًا ثُمَّ کَبَّرَ فَکَبَّرْنَا فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ کَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَایَقَ عَلٰی ھٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُہٗ حَتّٰی فَرَّجَہُ اللّٰہُ عَنْہُ [۱] "تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بہت دفعہ) تسبیح پڑھی، ہم نے بھی طویل تسبیح پڑھی۔ پھر تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اولاً تسبیح پھر تکبیر کس لئے پڑھی گئی؟ فرمایا: اِس نیک بندے پر قبر تنگ ہوگئی تھی حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبر کشادہ فرما دی"۔

یہ تنگیٔ قبر عذاب نہ تھا بلکہ قبر کا قانون اور پیار تھا۔ قبر مومن کو ایسے دباتی ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر دباتی ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور تسبیح و تکبیر کے وسیلہ سے یہ تنگی دُور ہوگئی۔

مسئلہ: قبر پر تکبیر و تسبیح پڑھنا میّت کو مفید ہے اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔

مسئلہ: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کا حال بھی دیکھ لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی شے آڑ نہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو نورانی قدموں کی برکت سے قبر کی مصیبتیں دُور ہوتی ہیں۔ یہ تکبیر و تسبیح ہماری تعلیم کے لئے تھی۔

---

[۱] نسائی جلد ۱ ص ۲۸۳، مشکوٰۃ ص ۲۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۰۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۶۰، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۴۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۶ ص ۱۳ حدیث نمبر ۵۳۴۶، مرقاۃ جلد ۱ ص ۳۲۹۔

ہفتہ وار
تعلیمی، تربیتی اور روحانی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عنایات سے نور علم سے فیض یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ کے دن مغرب تا رات 10:00 بجے جامع مسجد نگینہ، A-977، بلاک B-III، گجر پورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔

اِس تربیتی، تعلیمی وروحانی اجتماع کا مقصد دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانا اور عقائد کی پختگی و اعمال کی درستگی کی تحریک پیدا کرنا ہے۔ مفتیانِ دین اور علماء کرام تربیتی خطابات فرماتے ہیں۔

خصوصی بیان **مُنیر احمد یوسفی** (ایم۔اے)

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

الداعی الی الخیر انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28، 0300-4274936

اشاعتِ دینِ اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شاد باغ لاہور۔